اداریہ:

بولنا نسل انسانی کی خاصیت ہے اور اسی بنیاد پر انسان کی تعریف حیوان ناطق سے کی جاتی ہے۔ زبان کی تخلیق صوتی فلسفہ کے تحت وجود میں آتی ہے۔ تخلیق انسان کے ساتھ ہی ضروریات اور احساسات کے تحت اظہار مدعا کے لیے انسان کو الفاظ کی ضرورت پڑی اور یہ الفاظ مختلف آوازوں کا مجموعہ ہیں۔ وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنی ان مقامی بولیوں میں تحقیق و تخلیق کا اتنا جامع اور ٹھوس کام کیا کہ یہی مادری اور علاقائی بولیاں زبان کا روپ اختیار کر گئیں۔

انسان کی زندگی میں زبان کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ زبان اور زندگی ہم معنی الفاظ محسوس ہوتے ہیں۔ زبان کی اہمیت صرف یہ نہیں ہے کہ زبان ہمارا خیال ہے۔ ہمارا جذبہ ہے۔ ہمارا احساس ہے۔ ہمارا ابلاغ ہے۔ زبان کی اہمیت یہ بھی ہے کہ الفاظ سے ''خیال'' پیدا ہوتا ہے۔ خیال سے ''عمل'' جنم لیتا ہے۔ عمل سے ''عادت'' وجود میں آتی ہے۔ عادت سے ''کردار'' تشکیل پاتا ہے اور یہی کردار بالآخر انسان کی ''تقدیر'' بن جاتا ہے۔ وہ تقدیر جو انسان اپنے فکر و عمل اور عادت و کردار سے خود خلق کرتا ہے۔ زبان اظہار رائے کے لیے سب سے حسین ذریعہ ہے۔

زبان اپنے مافی الضمیر کے اظہار کا نام ہے جبکہ نوم چومسکی کے مطابق یہ اہلیت اور صلاحیت کے درمیان تقسیم ہو کر حیاتیاتی اور ماحولیاتی انداز میں تقسیم ہو جاتی ہیں جن میں زبان کے ساتھ ہونٹ، حلق، گلا اور پھیپھڑے مل کر دماغ کو ساتھ ملا کر اظہار کا نام دیتے ہیں۔ ہر علاقہ اور ہر نسل کے لوگوں نے ہزارہا برسوں سے اپنی اپنی ضروریات اور مزاج و ماحول کے مطابق زبانیں بنا لیں۔ خوش مزاج اور باذوق نسلوں کی زبانیں شیریں اور شاعرانہ مزاج رکھتی ہیں۔ اردو زبان انہیں میں سے ایک ہے۔

اردو، جنوبی ایشیا کی ایک اہم اور بڑی زبان ہے۔ یہ ہندوستان کی اٹھارہ (18) قومی زبانوں میں سے ایک ہے۔ حالانکہ اس زبان پر عربی و فارسی کے اثرات ہیں لیکن عربی و فارسی کے برعکس یہ ہندی کی طرح ایک ہند آریائی زبان ہے جو برصغیر ہند میں پیدا ہوئی اور یہیں اس کی ترقی ہوئی۔ اردو اور ہندی دونوں جدید ہند آریائی زبانیں ہیں اور دونوں کی اساس یکساں ہیں، صوتی اور قواعدی سطح پر دونوں زبانیں اتنی قریب ہیں کہ ایک زبان معلوم ہونے لگتی ہیں لیکن لغوی سطح پر دونوں نے مختلف ذرائع سے اتنا زیادہ مستعار لیا ہے کہ

رواج اور طریقۂ استعمال کی سطح پر حقیقتاً دونوں کی شناخت علیحدہ اور خود مختار زبانوں کے طور پر ہوتی ہے۔ یہ فرق رسم الخط کی سطح پر کافی نمایاں ہے جبکہ بولنے میں بہت زیادہ فرق نہیں اس سے پرے کہ اردو والے عربی فارسی الفاظ کو زیادہ استعمال کریں اور ہندی والے سنسکرت الفاظ کو۔ ہندی کا رسم الخط دیوناگری ہے، جب کہ اردو کا رسم الخط فارسی و عربی ہے جس میں ہند آریائی زبان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے مقامی طور پر ترمیم واضافہ کیا گیا ہے۔ ایک عام اندازے کے مطابق اردو اور ہندی کے بولنے والوں کو ملا کر دیکھیں تو یہ دنیا کی تیسری سب سے زیادہ بولے جانے والی لسانی آبادی ہے۔

ہندوستان میں اردو بولنے والوں کی تعداد تقریباً 4 کروڑ 40 لاکھ (ہندوستان کی مردم شماری، 1991) ہے۔ سب سے زیادہ اردو بولنے والے اتر پردیش میں ہیں۔ اس کے بعد بہار، آندھرا پردیش، مہاراشٹر اور کرناٹک کا نمبر آتا ہے۔ مشترکہ طور پر ان ریاستوں میں پورے ملک میں اردو بولنے والوں کی 85 فیصدی آبادی رہتی ہے۔ شہر دہلی ابھی بھی اردو ادب اور طباعت کا بڑا مرکز ہے۔

تاریخی اعتبار سے دیکھیں تو اردو کی ابتدا بارہویں صدی کے بعد مسلمانوں کی آمد سے ہوتی ہے۔ یہ زبان شمال مغربی ہندوستان کی علاقائی اپ بھرنشوں سے رابطے کی زبان کے طور پر اُبھری۔ اس کے پہلے بڑے عوامی شاعر عظیم فارسی داں امیر خسرو (1325-1253) ہیں جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اس نئی زبان میں دوہے، پہیلیاں اور کہہ مکرنیاں کہیں۔ اس وقت اس زبان کو ہندوی کہا جاتا تھا۔ عہد وسطی میں اس مخلوط زبان کو مختلف ناموں سے جانا گیا۔ مثلاً ہندوی، زبان ہند، ہندی، زبانِ دہلی، ریختہ، گجری، دکنی، زبانِ اردوئے معلّی، زبان اردو، اردو۔ اس بات کے شواہد ملتے ہیں کہ گیارہویں صدی کے اواخر میں ''ہندوستانی'' نام مروج تھا جو بعد میں اردو کا مترادف بن گیا۔ لغوی اعتبار سے اردو (اصل میں ترکی زبان کا لفظ ہے) کے معنی چھاؤنی یا شاہی پڑاؤ کے ہیں۔ یہ لفظ دہلی شہر کے لیے بھی مستعمل تھا جو صدیوں مغلوں کی راجدھانی رہی۔ ان سب باتوں کے باوجود اردو کے بڑے قلم کار انیسویں صدی کے آغاز تک اپنی زبان اور بولی کو ہندی یا ہندوی کہتے رہے ہیں۔

اردو ادب کا آغاز دہلی سے دور دکن میں پندرہویں، سولھویں اور سترہویں صدی میں ہوا۔ شمال کے مغل حکمراں عام طور سے فارسی کی سرپرستی کرتے تھے، جنوبی ہند کے گولکنڈہ اور بیجاپور میں نئی زبان (اردو) کو دربار کی سرپرستی حاصل تھی، جس کا پہلے پہل ادبی استعمال صوفیائے کرام اور عوامی شاعروں نے کیا۔ اس

وجہ سے اس کا نام دکنی پڑا۔ ولی کے کلام سے متاثر ہو کر دہلی کے شعرا نے اردو میں شاعری کی شروعات کی اور اس زبان کو شاعری کے لیے اتنا ہی موزوں ماننے لگے جتنا فارسی کو مانتے تھے۔

اردو دنیا کی چند بڑی اور ترقی یافتہ زبانوں میں شمار ہونے لگی ہے۔ اس میں دوسری زبانوں اور تہذیبوں کو جذب کرنے کی صلاحیت اور روایت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اسی مزاج نے اسے عوامی زبان بنایا، جو برصغیر میں ایک عرصہ تک دفاتر کی واحد زبان بنی رہی اور فی زمانہ دنیا کے تقریباً ہر بڑے شہر میں انگریزی کے بعد اردو رابطے کی زبان بن گئی ہے۔

آج دنیا کے کئی ملکوں میں اردو پڑھائی جا رہی ہے۔ برطانیہ تو اردو کے سوادِ اعظم سے باہر اردو کا تیسرا سب سے بڑا مرکز ہے اور وہاں کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں میں اردو پڑھائی جاتی ہے۔ اردو کے متعدد اخبارات اور رسائل بھی شائع ہوتے ہیں اور درجنوں انجمن کام کر رہی ہیں۔ اسکول آف اورینٹل افریقن اسٹڈیز اردو کا اعلیٰ تعلیمی اور تحقیقاتی مرکز ہے۔ امریکہ سے بھی اردو کے متعدد اخبارات و رسائل اور کتابیں شائع ہوتی ہیں اور وہاں بھی کئی یونیورسٹیوں میں اردو کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کنیڈا کی بھی کئی یونیورسٹیوں میں اردو کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ اخبارات و رسائل بھی نکلتے ہیں۔ جاپان، جنوبی افریقہ، ناروے، برلن اور سابقہ سوویت یونین ممالک میں بھی اردو زبان پڑھائی جاتی ہے اور جہاں اردو بولنے والوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ ماریشس میں اردو تیسری زبان کی حیثیت رکھتی ہے۔ استنبول یونیورسٹی ترکی میں باضابطہ اردو کا شعبہ ہے اور یہاں اکثر اردو کے پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ رنگون، سنگاپور اور ہانگ کانگ میں بھی رابطے کی زبان کے طور سے اردو رائج ہے اور وہاں سے اردو اخبارات و رسائل بھی شائع ہو رہے ہیں۔ عرب ممالک بشمول مصر اور خلیج کے بہت سے علاقے ایران کی متعدد یونیورسٹیوں میں اردو کے شعبے قائم ہیں۔

برصغیر ہندو پاک، بنگلہ دیش اور نیپال کے کروڑوں لوگوں کی مادری زبان اردو ہے۔ ہندوستان میں اردو کو ریاست جموں و کشمیر میں پہلی سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے جب کہ بہار، اتر پردیش، تلنگانہ، مغربی بنگال اور دہلی ریاستوں میں دوسری سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھرا پردیش وغیرہ ریاستوں میں اردو داں طبقہ کثیر تعداد میں رہائش پذیر ہے۔ چنانچہ برصغیر میں اردو رابطے کی سب سے بڑی اور مؤثر زبان کی حیثیت رکھتی ہے۔

اردو کی بین الاقوامیت میں ایک بڑا کردار اطلاعاتی تکنالوجی ادا کر رہی ہے۔ انٹرنیٹ کے وسیلے

سے کمپیوٹر اور موبائل فون نے ایک انقلاب لادیا ہے۔ دنیا دن بہ دن سمٹتی جا رہی ہے۔ چند سطور کا ایس ایم ایس ہو، یا آڈیو/ویڈیو سے مزین ایم ایم ایس یا بھاری بھرکم فائلوں پر مشتمل ای میل سکنڈوں میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں پہنچ جانا اب ایک عام سی بات ہے۔ زبان کے تلفظ اور قواعد کی پابندیوں سے آزاد جملوں کی بھرمار اور مختصر سے پیراگراف میں اپنی بات کو سموتے ہوئے ایک نئی زبان ایجاد ہو رہی ہے اور اسے پسند کیا جا رہا ہے۔ اس لیے زبان پر جتنی زیادہ قدرت حاصل ہوگی اتنی زیادہ مہارت سے اظہار کا وسیلہ بہتر طریقہ سے سامنے آئے گا اس لیے اکیسویں صدی میں زبان کی اہمت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔

جدید تر تکنالوجی کے بڑھتے سیلاب نے اس بھرم کو دور کر دیا ہے کہ زبان اور اس کے ادب کا مطالعہ ہر لمحہ کیا جا سکتا ہے۔ اب تو روز کا تازہ اخبار بہ آسانی انٹرنیٹ کے اسکرین پر پڑھا جا سکتا ہے۔ ان میں ہر پل ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ اردو یونی کوڈ فانٹ کی ایجاد نے اردو میں ویب سائٹس اور ایپس کے استعمال میں بڑی مدد کی ہے۔ اب ماؤس کی ایک کلک سے یا موبائل کے ایک بٹن کو دبا کر اپنی زبان میں ابھی معلومات کا ذخیرہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے سرچ انجن گوگل پر اردو میں تلاش کرنے کے بہت سے متبادل دیگر بین الاقوامی زبانوں کی طرح ہی دستیاب ہیں۔ اسی طرح مشہور آن لائن انسائیکلوپیڈیا ''وکی پیڈیا'' پر اردو میں بھی مطلوبہ مواد مل جاتا ہے۔ ساتھ ہی اس میں ترمیم و اضافہ کی گنجائش بھی موجود ہے۔ سی این این اور بی بی سی دنیا کی بڑی خبر رساں ایجنسی ہیں جس کے اردو ویب سائٹس میں معتبر اور مستند خبریں ہمہ وقت بھرے رہتے ہیں۔ فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور دیگر مقبول عام سوشل سائٹس پلیٹ فارمس پر اسی یونی کوڈ تکنالوجی نے اردو لکھنے میں مدد پہنچائی ہے۔ یوٹیوب پر اردو سکھنے سکھانے کے متعلق بہت سے ویڈیو روزانہ اپ لوڈ کیے جاتے ہیں۔

ہمیں لگتا ہے کہ اردو کا مستقبل تابناک ہے۔ آپ اپنی نسلوں کو اس زبان کی شیرینی سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیں اور بچوں کو اردو زبان سے آشنا کرائیں۔ اردو اخبارات اور رسائل کو گھروں میں خرید کر لائیں۔ دور حاضر میں زبان کو روزگار سے جوڑنے کے لیے ہم سب کو مل بیٹھ کر سوچنا ہوگا۔ سب سے پہلے اردو کو اسکولوں کے نصاب کی زبان بنانا ہوگا۔ اس کو مارکیٹ اور ایجاد کی زبان بنانا ہوگا۔ عام بول چال کے ساتھ روزگار کے فیلڈ میں اردو کو ہم آہنگ کرکے اردو کی طرف نئی نسل کو متوجہ کرنا ہوگا۔

مدیر